UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

انوار البیان فی کشفِ اسرارِ القرآن کا منہجِ تفسیر: تجزیاتی مطالعہ

Methodology of Interpretation in Tafsīr Anwār al-Bayān fī Kashf Isrār al-Qur'ān:An Analytical Study

Tasmia Kaukab
Phd Scholar, Department of Islamic Studies,
The Islāmia University of Bahawalpur, Pakistan

Dr. Hafiz Mohammad Nasrullah Khan
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
The Islāmia University of Bahawalpur, Pakistan.

DOI: 10.33195/journal.v4i01.251

Abstract:
The Qur'ān is the book of Allah Almighty. Therefore, for the real understanding of it in the true perception, a person has to polish up his coceptual ability as well as increase the knowledge. When a person is at a particular conceptual level, only then he can start understanding the real message, which Allah Almighty conveyed through words of Qur'ān. concern to the explanation of Qur'ān for the understanding of general public, different people have tried to write the Tafsīr of Qur'ān. That's why; Tafsīr has its own importance. It tries to explain Holy Qur'ān for readers and comes to displacement the laws of Islam from Qur'ān. So that Qur'ānic scholars develop different methods to translate its secrets according to their understanding. Some scholars summarize it and other discusses it in detail. Jurists, scholars and exegetes divided it in to major types. Tafsīr Bi al-Ra'yi, Tafsīr Bi al Ma'thur, This article is an attempt to analyze an Urdu Tafsīr named "Anwār ul-Bayān fi Kashf e asrar il Quran" written by Aāshiq Ilāhī al-Barni Buland Shehri. Tafsīr Anwār ul-Bayān is written in Urdu language and pubished by Maktaba tul Ilm Lahore in five volumes and Tleefat e Ashrafiah Multan in nine volums.This Tafseer is a beautiful combination of both kinds of tafsir, Tafsīr Bi al-Ra'yi and Tafsīr Bi al Ma'thur. "Maulanā Aāshiq Ilāhi al-Barni Buland Shehri was a great scholar who pass away in Madina tul Munawwarah. He was a follower of Muhammad Zakariyyā Kāndhlawī. He stop over in Madina for almost two decades and devoted his life to the teachings of Qur'ān and Sunnah. He also taught in various educational institutes and Madaris in India and Pakistan.

Keywords: *Āshiq Ilāhī, Anwār ul Bayān, Qur'ān, Tafsīr*

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

تعارف:

قرآن مجید اللہ تبارک وتعالیٰ کی وہ آخری اور عظیم الشان الہامی کتاب ہے جو کہ اللہ جل شانہ نے انسانوں کے لیے دستور واساس کی حیثیت سے نازل فرمائی تاکہ انسان اس دنیاوی زندگی میں اس سے مکمل راہنمائی حاصل کرتا رہے اور جس شمع رسالت ﷺ پر یہ کتاب نازل ہوئی وہ خاتم النبیین ﷺ ہیں، اور انکی نبوت ورسالت کی تعلیمات نے چونکہ تاقیامت انسانیت کی راہنمائی کرنی تھی اس لیے یہ امر بھی از حد ضروری تھا کہ اس کو ملنے والی کتاب بھی تاقیامت محفوظ ومامون رہے اور یہ بات استطاعتِ انسانی میں نہ تھی کہ وہ از خود اس کی حفاظت کر سکتے۔ اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی اس آخری کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری خود لیتے ہوئے فرمایا:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ "[1]

الغرض حفاظتِ قرآنی کے اس وعدہ کو اِس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایفاء کیا کہ اس کے الفاظ کو ضبطِ تحریر میں لانے کے ساتھ ساتھ حفاظِ کرام نے اپنے سینوں میں محفوظ کر لیا اور ہر زمانہ میں کروڑوں حفاظ کرام اس کتابِ الٰہی کو اپنے سینوں میں محفوظ کرتے چلے آرہے ہیں اور یہی صورتحال معنیٰ قرآن کی بھی ہے کہ مفسرِ اعظم حضرت محمد ﷺ سے لے کر آج تک سینکڑوں مفسرین عظام نے اس کی حفاظت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ چنانچہ ہر دور میں مفسرینِ عظام نے اپنے اپنے ذوق اور استطاعت کے مطابق مختلف زبانوں میں مجمل ومفصل تفاسیر لکھ کر معانیٔ قرآن کی ہر لحاظ سے حفاظت کی۔ دورِ حاضر میں بھی بہت سی پر عزم شخصیات نے اس موضوع پر گراں قدر خدمات سرانجام دے کر سرخروئی حاصل کی، انھی میں سے ایک عظیم شخصیت مفتی محمد عاشق الٰہی برنی بلند شہری صاحب کی بھی ہے جنھیں جہاں دیگر بہت سی کتب کا مصنف ہونے کا شرف حاصل ہے وہیں تفسیرِ قرآن جیسی خدمت سے بھی پیچھے نہ رہے اور اردو زبان میں پہلی جامع اور مفصل تفسیر "انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن" کے نام سے قلمبند کی۔ اس مقالہ میں اسی تفسیر "انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن" کا منہج تفسیر: ایک تجزیاتی مطالعہ" پیش کیا جائے گا، لیکن اس سے پہلے صاحبِ تفسیر مولانا محمد عاشق اِلٰہی بلند شہری کا مختصر تعارف پیش کیا جائے گا۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

تفسیر "انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن" کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کئی علماء و محققین نے اس پر کام کیا ہے۔جیسا کہ رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی کی طالبہ حناء کنول نے ایم فل کا مقالہ بعنوان "تفسیر انوار البیان اور تفہیم القرآن میں بیان کردہ عائلی مسائل کا جائزہ" حافظ عبد الرزاق صاحب کی زیرِ نگرانی مکمل کیا ہے۔ یہ مقالہ اس تفسیر کے محض ایک پہلو کو اجاگر کر رہا ہے۔دیگر کئی ایک پہلوؤں پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر ایک کے کام کا انداز دوسرے سے چونکہ مختلف ہوتا ہے، اس لئے محققہ نے اس آرٹیکل میں صاحبِ تفسیر کی مفسرانہ صلاحیتوں کو اس تفسیر کے اسلوب و منہج کے تجزیے کی روشنی میں اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔

مولانا محمد عاشق الٰہی برنی بلند شہری کا تعارف وولادت:

نام ونسب: آپ کا پورا نام محمد عاشق تھا آپ کے والد محترم کا نام محمد صدیق خان اور دادا کا نام اسد اللہ خان تھا۔ راجپوت قوم سے تعلق تھا۔ اصل وطن ضلع میرٹھ کا گاؤں موضع جکھیڑہ تھا۔ آپ کے والد صاحب کے ماموں محمد اسماعیل حضرت مولانا گنگوھی سے بیعت ہونے کی وجہ سے گھر کی فضا اور ماحول مذہبی تھا۔"بلند شہری"مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب کے مقامِ پیدائش بھارت کے ضلع بلند شہر کی طرف نسبت ہے۔"البرنی" پیدائشی ضلع کا پرانا نام ہے۔آپ عربی تالیفات میں "البرنی"اور اردو تالیفات میں بُلند شہری تحریر فرماتے تھے۔آپ کے والدِ محترم نے آپ کا نام محمد عاشق رکھا لیکن آپکے استاد محترم نے آپکی محبت الٰہیہ کے جذبے کو دیکھتے ہوئے محمد عاشق الٰہی نام تجویز کیا، جبکہ ایک روایت کے مطابق آپ نے مولانا عاشق الٰہی میرٹھی سے متاثر ہو کر اپنے نام کے ساتھ اِلٰہی کا لفظ بڑھا دیا۔[2] مولانا عاشق الٰہی صاحب موضع بسی ڈاکخانہ بگراسی بھارت کے ضلع بلند شہر میں 1925ء بمطابق 1343ھ کو پیدا ہوئے۔[3]

تعلیم وتربیت:

گھر کا ماحول اگرچہ علمی نہ تھا لیکن مذہبی ضرور تھا یہی وجہ تھی کہ آپ کے والد محترم صدیق خان صاحب نے آپ کی تعلیم کا آغاز حفظِ قرآن سے کرایا۔اور 12 سال کی عمر میں آپ نے مکمل قرآن حفظ کر لیا۔ حفظ قرآن کے بعد بنیادی فارسی کتب پڑھنا شروع کیں اور مولانا محمد صادق صاحب سے فارسی کا حمد نامہ، مطاباتِ

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

لطیف، نحوِ میر، دستور المبتدی، فصولِ اکبری اور ہدایۃ النحو وغیرہ پڑھی۔[4] مولانا صاحب نے بھارت کے کئی ایک مدارس سے کسبِ فیض کیا۔ جن میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں۔

1. مدرسہ قادریہ حسن پور
2. مدرسہ امدادیہ مراد آباد
3. مدرسہ خلافت علی گڑھ
4. مظاہر العلوم سہارن پور

معروف اساتذہ:

مولانا صاحب نے اپنے وقت کے جید علماء اور اساتذہ سے زانوئے تلمذ طے کیا۔ چند نام درج ذیل ہیں۔

1. حفظ محمد صادق
2. مولانا ولی احمد
3. مولانا عبد العزیز ٹانڈوی
4. مولانا فیض الدین بلخی
5. مولانا محمد زکریا قدوسی
6. مولانا صدیق احمد کشمیری
7. مولانا اسعد اللہ رام پوری
8. مولانا عبد الشکور کامل پوری
9. مولانا قاری سعید احمد
10. مولانا عبد اللطیف صاحب
11. مولانا محمد زکریا کاندھلوی

درس وتدریس:

مولانا صاحب نے درس وتدریس کا آغاز مدرسہ آثار الولی بٹالہ ضلع گرداسپور سے کیا۔ اس کے بعد مدرسہ اسلامیہ کٹھور ضلع میرٹھ میں تدریس کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ پھر مدرسہ حافظ الاسلام فیروز پور میں

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

مدرس مقرر ہوئے مدرسہ بیرونِ کلکتہ میں بھی تدریس سے منسلک رہے۔[5] تقسیم ہند کے بعد پاکستان کے متعدد مدارس میں تدریسی فرائض سرانجام دئے جن میں سے جامعہ خیرالمدارس اور دار العلوم کراچی سرفہرست ہیں۔ مدینہ یونیورسٹی میں بھی بحیثیت مدرس خدمات سرانجام دیں۔[6]

ہجرت:

مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب نے تقسیم ہند کے بعد 1384ھ میں بھارت کو خیر باد کہااور پاکستان کو اپنا مسکن بنا لیا۔ یہاں پاکستان میں بھی درس وتدریس سے ہی وابستہ رہے۔اور دارالعلوم کراچی میں مدرس کی خدمات سرانجام دینے لگےاور تقریبا12 سال تک یہ سلسلہ تدریس جاری وساری رہا۔اس دوران تفسیر وحدیث وفقہ واصول فقہ وادب وغیرہ پڑھاتے رہےاور طلبہ ٔعلم آپ کے اخلاص وعلم وتقوی وحسن خلق وتواضع اور سادگی سے بہت متأثر ہوکر آپ کے گرویدہ ہوگئے اور آپ سے قلبی تعلق رکھنے لگے[7]۔ 12 سال پاکستان میں خدمات کے بعد 1396ھ میں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ مدینہ منورہ میں مولانا محمد زکریاکاندھلوی کی صحبت اختیار کی۔ مدینہ یونیورسٹی میں مدرس مقرر ہوگئےاور 26 سال تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔[8]

دارالافتاء کی ذمہ داریاں:

مولانا محمد عاشق صاحب کو مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے دارالِافتاء کی ذمہ داریاں بھی سونپ دیں جس سے افتاء کا ذوق وفن حاصل ہوا، حضرت مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں رہ کر افتاء سے ایسا ذوق ومناسبت پیدا ہوئی کہ راتوں کو بارہ بارہ بجے تک دارالافتاء میں سائلین کی طرف سے وارد ہونے والے استفتاءات کے جوابات لکھواتے رہتے تھے بعض تلامذہ کو ساتھ بٹھالیتے تھےاور املاء فرماتے رہتے تھےاور شاگرد لکھتے رہتے تھے۔[9]

فتنوں کی سرکوبی:

نئے اور پرانے فتنوں کی سرکوبی کیلئے بہت کوشش فرماتے تھے فتنوں کے رد میں کتابیں بھی تحریر فرمائیں منجملہ ان کے ’’قادیانوں کا اصلی چہرہ ان کے اصلی آئنہ میں‘‘، ’’شیعیت کے خدوخال‘‘، ’’شیعہ مذہب دین ودانش کی کسوٹی پر‘‘اور ’’فتنہ انکار حدیث اور اس کا پس منظر‘‘ وغیرہ وغیرہ۔ جو بھی نئے فتنے نمودار ہوتے تھے ان کی سرکوبی کیلئے پاکستان وہندوستان کے علماء کو خطوط کے ذریعہ توجہ دلاتے رہتے تھے اور خود بھی

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

مضامین تحریر فرماتے جو مختلف ماہناموں میں چھپ جاتے تھے۔ حیات انبیاء کے موضوع پر بھی خوب لکھا، جو "تبلیغی واصلاحی مضامین" نامی کتاب میں چھپ گیا ہے۔[10]

شخصیت اور وضع قطع:

حضرت مولانا صاحب ایک پر کشش اور ہمہ جہت شخصیت کے مالک انسان تھے۔ باعمل عالم تھے۔ اپنی سادگی اور زہد و تقویٰ میں سلف کی یادگار تھے۔ سفید سیدھے بالوں والی داڑھی، گندمی رنگت، خوبصورت، پر کشش چہرہ جس پر ہمیشہ نور اور مسکراہٹ ہوتی۔ زیادہ تر سفید لباس پسند فرماتے۔ سر پر ہمیشہ ٹوپی ہوتی۔ لباس اور دوسری تمام چیزوں میں صفائی و طہارت کا بہت ہی زیادہ خیال رکھتے۔ مولانا صاحب کشادہ پیشانی، گول چہرہ، میانہ قد، سرمگیں آنکھیں، چمکیلے دانت، سانولا رنگ اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہیؒ اس آخری دور میں ان چند عظیم ہستیوں میں سے ایک تھے جن کا علم و فضل زھد و تقویٰ، خلوص و للّٰہیت، سادگی و تواضع ایک امر مسلمہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلف صالحین کا نمونہ تھے۔ سچے عاشق رسول اور اخلاق واوصاف میں اپنے اسلاف واکابر کی یادگار تھے۔[11]

وفات:

الغرض مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب عصر حاضر کے جید علماء میں سے تھے اور علماء اور عوام الناس میں یکساں مقبول تھے۔ آپ عرصہ دراز سے مدینۃ النبی ﷺ کو اپنا مسکن بنائے ہوئے تھے۔ آپ کو مدینۃ الرسول ﷺ سے بے حد محبت تھی یہی وجہ تھی کہ آپ وہاں سے کسی اور سمت سفر کرنا پسند نہ فرماتے تھے چنانچہ وہیں (مدینۃ) میں ہی 1999ء کو تقریباً 74 سال کی عمر میں آپ اس دار فانی سے رخصت ہوئے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔[12]

تصانیف:

مفتی محمد عاشق الٰہی مرحوم نہایت عمیق اور گہرے علم کے مالک تھے کیونکہ آپ نہایت ذکی اور فطین ہونے کے علاوہ کبار اور جید علماء کے شرفِ تلمذ سے مشرف ہو چکے تھے۔ آپ نے نہ صرف درس وتدریس کے ذریعہ علماء و عوام الناس کو فائدہ پہنچایا بلکہ اپنے وسیع ذخیرۂ علم کو اپنی تصانیف کی صورت میں صدقۂ جاریہ کے طور پر

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ کر گئے۔ایک اندازے کے مطابق آپکی تصانیف کی تعداد 200 کے قریب ہے۔[13] جن میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں۔

1. اصلاحی مقالات، کراچی، دارالاشاعت، 2002ء۔
2. تحفۂ خواتین، لاہور مکتبۂ مدینہ، 1399ھ۔
3. جامع الاخلاق، کراچی، دارلاشاعت، 2000ء۔
4. حقوق الوالدین، نئی دہلی، یسلامک بک سروس۔
5. رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیاں، کراچی مکتبہ دارالعلوم۔
6. سیرت سرورِ کونین ﷺ، کراچی، ادارۃ المعارف 2003ء۔
7. اربعین نووی، ملتان، کتب خانہ رحیمیہ۔
8. مجموعہ وصایاامام الاعظم (ابو حنیفہ)۔
9. معراج کی باتیں، نئی دہلی، اسلامک بک سروس، 2005ء۔
10. اصحابِ صفہ، کراچی، مکتبہ دارالعلوم۔
11. تذکرہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، لاہور ادارۂ اسلامیات۔
12. ماہتابِ عرب ﷺ، ملتان، ادارہ تالیفات اشرفیہ۔
13. رسول اللہ ﷺ کی پیشینگوئیاں، بمبئی، ادارہ اشاعتِ دینیات۔
14. رسول اللہ ﷺ کے مکتاباتِ شریعہ، کراچی، دارالاشاعت 2001ء۔
15. تفسیر در منثور میں ترجمۂ قرآن، کراچی دارالاشاعت، 2012۔
16. کتاب الحج، N-A۔ کراچی، ویلکم بک پورٹ۔
17. انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن۔

"انوارُالبیان فی کشفِ اسرارِالقرآن" کا تعارف:

زیر بحث کتاب کا مکمل نام "**انوارُالبیان فی کشفِ اسرارِالقرآن**" ہے جسے مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

صاحب نے اپنی زندگی کے آخری دور میں تصنیف کیا اور ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان سے 9 جلدوں میں شائع کروایا۔اس تفسیر کو آپؒ نے مدینۃ النبی ﷺ کی فضاؤں میں بیٹھ کر لکھا۔اسی تفسیر کو مکتبۃ العلم لاہور نے پانچ جلدوں میں شائع کروایا۔یہ اردو زبان کی پہلی جامع اور مفصل تفسیر اور آسان فہم تفسیر جو کہ عوام اور علماء میں یکساں مقبول و معروف ہے۔آپؒ کے بیٹے مولانا کوثر بتاتے ہیں کہ جب اِس تفسیر کا کام ہو رہا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے جیسے تفسیر کا کام مکمل ہوتا جا رہا ہے ویسے ویسے مسجد نبوی کی تعمیر مکمل ہو رہی ہے۔"تفسیر انوار البیان "کو مکتبۃ العلم "نے پانچ جلدوں میں شائع کیا۔

"انوارُ البیان فی کشفِ اسرارِ القرآن "کا منہج و اسلوب:

تفسیر "انوار البیان "کا شمار اردو زبان کی ممتاز اور معروف و مقبول تفاسیر میں ہوتا ہے جس میں تفسیر القرآن بالقرآن اور تفسیر القرآن بالحدیث کا غایت درجہ اہتمام کیا گیا ہے اس کے علاوہ احکام و مسائل اور وعظ و نصیحت کو بھی مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے اور اسباب نزول کی تشریح بھی دلکش انداز میں کی گئی ہے۔یہ تفسیر ہر لحاظ سے تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالحدیث، فقہی مسائل، علم النحو، علم الصرف وغیرہ علوم و فنون کا ذخیرہ ہے۔مولانا عاشق اِلٰہی کے تفسیری منہج و اسلوب کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ تفسیر القرآن بالقرآن:

قرآن کریم کی سب سے عمدہ اور بہترین تفسیر وہ ہے جو کہ خود قرآن کریم سے ثابت ہو، چنانچہ قرآنِ کریم میں بہت سے مقامات پر ایسا ہوُا ہے کہ کسی جگہ کوئی مجمل حکم بیان کیا گیا اور دوسری جگہ اس کی تفصیل بیان کی گئی، یہ اندازِ تفسیر تفسیر بالماثور کا سب سے اونچا درجہ ہے۔ تفسیر "انوار البیان "میں بھی اس چیز کا اہتمام جگہ جگہ نظر آتا ہے۔چنانچہ سورۃ فاتحہ کی آیت نمبر سات "صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ"[14] کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ان الفاظ میں صراطِ مستقیم کی تعیین کر دی گئی ہے۔ صراطِ مستقیم کیا ہے؟ جتنی جماعتیں اور قومیں دنیا میں بستی ہیں وہ اپنے آپ کو ہدایت پر ہی سمجھتی ہیں۔ لیکن وہ کونسا راستہ ہے جسے سیدھا راستہ مانا جائے اور جس پر چلنے سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہو گی اور آخرت میں نجات ہو گی اس کے بتانے کے لئے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کا راستہ صراطِ

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

مستقیم ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔ یہ حضرات کون ہیں ان کا ذکر سورۃ نساء کی اس آیت میں ہے: "وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا "[15](اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے یہ اشخاص ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ حضرات بہت ہی اچھے رفیق ہیں) اس سے واضح ہو گیا کہ ان حضرات پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے۔ سورت فاتحہ میں ان ہی حضرات کے راستہ کو صراط مستقیم یعنی سیدھا اور صحیح راستہ بتایا ہے۔"[16]

اسی طرح سورۃ بقرۃ کی آیت نمبر 119 میں "وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ" [17] کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اور یہ جو فرمایا کہ (آپ سے دوزخ والوں کے بارے میں سوال نہ ہوگا) اس میں آپ ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ جو لوگ مسلمان نہ ہوں آپ ان کے بارے میں پریشان نہ ہوں آپ اپنا کام کئے جائیں، اللہ کا پیغام پہنچائیں، حق کو واضح طور پر بیان فرمادیں، آگے ایمان کو قبول کرنا یا نہ کرنا مخاطبین کی ذمہ داری ہے، آپ سے کوئی سوال نہ ہوگا کہ کافروں نے اسلام قبول کیوں نہ کیا اور وہ دوزخ کے مستحق کیوں ہوئے، زبردستی ایمان قبول کرانا آپ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ آپ کا کام پہنچا دینا اور ہمارا کام حساب لینا ہے۔ کما فی سورۃ الرعد "فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ"[18] اور سورۃ غاشیہ میں فرمایا: "فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ - لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ[19]-

2۔ تفسیر القرآن بالسنۃ:

رسول اللہ ﷺ کی احادیثِ طیبہ قرآن کریم کا دوسرا بڑا ماخذ ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ قرآن کریم کے معلم اول اور مفسر ہیں، جسکی گواہی قرآن نے ان الفاظ میں دی ہے "وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ-"[20]

یہی وجہ ہے کہ تفسیر بالماثور میں احادیث مبارکہ کا ایک ذخیرہ موجود ہوتا ہے، تفسیر "انوار البیان میں بھی صاحبِ کتاب نے یہی انداز اختیار کرتے ہوئے جن آیات کی تفسیر قرآن کریم میں موجود نہیں، وہاں احادیث

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

نبویہ ﷺ سے آیاتِ قرآنی کی وضاحت کی ہے۔ بالخصوص فضائل آیات و سور میں احادیث کثرت سے بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ بقرۃ کی آیت حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ[21] کی تفسیر حدیثِ مبارکہ سے کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "احادیثِ صحیحہ میں اس کی تصریح ہے کہ صلٰوۃ وسطٰی (درمیان والی نماز) سے عصر کی نماز مراد ہے"[22]۔ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: "حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نماز کے اندر باتیں کرلیا کرتے تھے یہاں تک کہ آیت کریمہ "وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ" نازل ہوگئی تو ہمیں خاموشی کا حکم ہوا اور آپس میں بات چیت کرنے سے روک دیئے گئے۔ (رواہ البخاری ص650 ج)"[23] حدیث مبارکہ سے تفسیر بیان کرتے ہوئے صرف اتنا ہی حوالہ دیا ہے۔ حدیث کی عربی عبارت کبھی بیان کرتے اور کبھی محض اردو ترجمہ پر اکتفاء کر لیتے ہیں۔

اسی طرح سورۃ بقرۃ کی آیت نمبر ۲۴۰ "والذين يتوفون منكم ويذرون أزواجا وصية لأزواجهم متاعا إلى الحول غير إخراج فإن خرجن فلا جناح عليكم في ما فعلن في أنفسهن من معروف والله عزيز حكيم"[24] کی تفسیر اس طرح بیان کی ہے: "زمانۂ جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر مرجاتا تھا تو اس کی عدت ایک سال تھی، وہ ایک سال تک کسی کوٹھڑی میں پڑی رہتی تھی اور ایک سال کے بعد کوٹھڑی سے نکالتے تھے اور اس کی گود میں اونٹ کی مینگنیاں بھر دیتے تھے پھر اسے باہر گلی کوچے میں نکالتے تھے۔ وہ لوگوں پر مینگنیاں پھینکتی جاتی تھی اس سے لوگ سمجھ لیتے تھے کہ اس کی عدت ختم ہوگئی جیسا کہ صحیح بخاری ص803 ج2 اور صحیح مسلم ص487 اور سنن ابی داؤد ص314 میں مذکور ہے۔"[25]

3۔ تفسیر القرآن باقوال صحابہ رضی اللہ عنھم:

قرآن کریم کی تفسیر کا تیسرا ماخذ اصحابِ رسول ﷺ رضوان اللہ علیھم اجمعین کے اقوال ہیں کیونکہ یہی وہ ہستیاں ہیں جنھوں نے نزولِ قرآن کا مشاہدہ کیا اور رسول اکرم ﷺ سے براہِ راست قرآن مجید کی تعلیمات اور احکامِ دین سیکھے۔ تفسیر انوار البیان میں بھی قرآن و حدیث کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے اقوال کی طرف رجوع کیا گیا ہے اور آیات کی وضاحت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جیسا کہ سورۃ بقرۃ کی اس آیت "وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ"[26] کی تفسیر میں بیان کیا گیا۔ مولانا

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

صاحب لکھتے ہیں: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت سفر میں نماز پڑھنے کے بارے میں نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ سے مدینہ منورۃ تشریف لارہے تھے اور اپنی سواری پر نفل نماز پڑھ رہے تھے سواری جدھر بھی متوجہ ہوتی آپ ﷺ برابر نماز میں مشغول رہے،(رواہ الترمذی فی تفسیر سورۃ بقرہ)۔[27]

اسی طرح سورۃ نساء کی آیت

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا "[28]

کی تفسیر میں لکھاہے:

"ابتداءِ اسلام میں جب تک شراب پینا حرام قرار نہیں دیا گیا تھا اس عرصہ میں ایک واقعہ پیش آیا جو حضرت علی سے مروی ہے انھوں نے بیان فرمایا کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کھانا تیار کیا اور ہم لوگوں کو کھانے پر بلایا، کھانا کھلایا اور شراب بھی پلادی۔ شراب نے اپنا اثر دکھایا پینے والوں کو نشہ آگیا اور اسی وقت نماز کا وقت ہو گیا حاضرین نے مجھے امامت کا لئے آگے بڑھادیا میں نے "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ"[29] پڑھی جس میں "وَنَحنُ نَعبُدُ مَا تَعبُدُونَ "پڑھ دیا(جس سے مفہوم بدل گیا اور معنیٰ الٹ گیا)اس پر اللہ جل شانہ نے یہ حکم نازل فرمایا۔(اخرجہ الترمذی فی تفسیر سورۃ نساء وقال حسن غریب صحیح)"[30]

اسی آیت کا دوسرا سبب نزول بھی قولِ صحابی رضی اللہ عنہ کی روشنی میں بیان کیا جس میں اسلع بن شریک رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا گیا ہے فرمایا: "میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کا کجاوہ باندھا کرتا تھا۔ ایک رات مجھ پر غسل فرض ہو گیا۔ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے موت یا مرض کا اندیشہ ہو گیا میں نے رسول اللہ

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ"[31] نازل فرمائی "۔[32]

4۔ تفسیر القرآن باقوال تابعین:

تفسیر قرآن کا چوتھا ماخذ اقوالِ تابعین ہیں۔ کیونکہ یہ خیر القرون کے لوگ ہیں اور انھوں نے براہِ راست رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین سے کسبِ علم کیا اور مستفید ہوئے تفسیر انوار البیان میں یہی انداز اپنایا گیا ہے۔ قرآن، حدیث اور اقوالِ صحابہ کے بعد اقوال تابعین کی روشنی میں تفسیر بیان کی گئی ہے جیسا کہ سورۃ بقرۃ کی درج ذیل آیت کی تفسیر میں کیا گیا ہے۔ "وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ"[33]

"حضرت مجاہد تابعی نے فرمایا: " قنوت یہ ہے کہ رکوع لمبا ہو نظر پست ہو اور خشوع حاصل ہو اور یہ کہ کسی طرف التفات نہ کیا جائے اور کنکریوں کو الٹ پلٹ نہ کیا جائے اور دنیاوی امور کے وسوسے اپنے دِل میں نہ لائے۔ "[34]

ایسے ہی سورۃ بقرۃ کی آیت "فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ" [35] کی تفسیر میں حضرت مجاہدؒ کا یہ قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "حضرت مجاہدؒ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ ادھر ہی اللہ کا رخ سے مراد ہے کہ ادھر ہی قبلہ ہے "[36]

5۔ فقہی مسائل پر بحث:

تفسیر انوار البیان میں نہ صرف آیاتِ قرآنی، احادیث رسول ﷺ، اقوالِ صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین، اور اقوالِ تابعینؒ ذکر کئے گئے ہیں بلکہ فقہی اختلافات کا ذکر بھی ہے۔ جیسا کہ بسم اللہ کے بارے میں لکھا ہے کہ "حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن شریف کی ایک آیت ہے جو سورتوں کے درمیان فصل کرنے کے لئے نازل کی گئی ہے۔ لیکن سورۃ فاتحہ یا اس کے علاوہ کسی سورۃ کا جزو نہیں ہے، البتہ سورت نمل کے دوسرے رکوع میں جو ایک جگہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے وہ سورت نمل کا جزو ہے "[37]

اسی طرح تیمم کے مسائل ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ"[38] میں "لَامَسْتُمُ" کا اصل معنیٰ چھونے کا ہے لیکن ان حضرات نے اس کو بطورِ کنایہ جامَعتُم کے معنیٰ میں لیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے حقیقی معنیٰ پر رکھا ہے وہ فرماتے ہیں کہ عورت کو بغیر حائل کے چھونے

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

سے وضو ٹوٹ جاتا ہے امام شافعیؒ اور دیگر بعض حضرات کا بھی یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا"۔ [39]

6۔ استنباطِ احکام:

تفسیر انوار البیان میں مولانا عاشق الٰہی نے آیاتِ قرآنی سے احکام کا استنباط کرتے نظر آتے ہیں مثلاً آیتِ قرآنی

"وَلَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ" [40]

میں لکھتے ہیں کہ: "اس سے علماء نے یہ بات مستنبط کی ہے کہ کافر اگرچہ مذہبی اعتبار سے اختلاف رکھتے ہوں لیکن کفر میں سب شریک ہیں اس لئے ان سب کی ملت بھی ایک ہی ہے" [41] ایسے آیت رضاعت بیان کرتے ہوئے ایک مسئلہ بیان کرتے ہیں: "دودھ پلانے والی کو روٹی کپڑے پر ملازم رکھنا درست ہے۔ البتہ کھانا کپڑا کیسا ہو گا اس کی صاف صاف تصریح کر دے۔ دودھ پلانے والی کے علاوہ اور کسی ملازم کو روٹی کپڑے پر رکھنا جائز نہیں۔" [42]

7۔ ترکیبِ نحوی کا بیان:

تفسیرِ مذکورہ میں جہاں دیگر باشمار علوم کو جمع کیا گیا ہے وہاں اکثر مقامات پر نحوی بحث بھی ملتی ہے مثلاً سورۃ بقرۃ کی آیت "وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ" کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "لفظ "عَلَى حُبِّهِ" میں جو ضمیر مجرور مضاف الیہ ہے اس کا مرجع مفسرین نے مال کو قرار دیا ہے اور بعض حضرات نے یہ بھی احتمال نکالا ہے کہ یہ ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہو۔ جس کا مطلب یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے اپنے مال کو وجوہِ خیر میں خرچ کرتے ہیں۔ لیکن پہلا معنٰی دوسرے معنٰی کو شامل ہو جاتا ہے۔" [43] مزید آگے چل کر تیسرے پارے میں اس طرح علم النحو کو ذکر کرتے ہیں: "

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ وَلَوْ شَاءَ اللهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَكِنَّ اللهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ[44]

"میں لفظ "تِلْكَ" اسم اشارہ ہے اس کا مشار علیہ لفظ "المرسلین" ہے یعنی یہ پیغمبر جن کا ابھی ذکر ہوا ان کو ہم نے آپس میں ایک دوسرے پر فضیلت دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور بعض نے فرمایا ہے کہ اس سے تفصیل بالشرائع مراد ہے"[45]

8۔ علم الصرف کا بیان:

تفسیر انوار لبیان میں بعض اوقات عبارتِ قرآنی کی ترکیبِ صرفی بھی بیان کی گئی ہے جس سے قاری کے علم میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ کوثر کی آیت "إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ "[46] میں لفظ "شَانِئَ" یہ اسم فاعل ہے اس کا مصدر شنئان ہے، اور لفظ "الْأَبْتَرُ" اسم تفضیل کا صیغہ ہے اس کا مادہ "بتر" جو کاٹنے کے معنٰی میں آتا ہے لیکن یہاں مبتور کے معنٰی میں ہے جس کا ذکر منقطع ہو گیا ہو"[47] اسی طرح سورۃ قارعۃ کی آیت "فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ"[48] کی تفسیر میں علم الصرف کو یوں بیان کرتے ہیں۔ "لفظ ھاویۃ ھوی یھوی سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا معنٰی ہے گہرائی میں گرنے والی چیز۔"[49] "وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں: "یہ اسم فاعل کا صیغہ نہیں ہے بلکہ "مَا هِيَ" میں ہائے سکتہ ملحق کر دی گئی ہے"۔[50]

9۔ تشریح لغات:

عربی زبان کی یہ خاصیت ہے کہ یہ اپنے معنی کے لحاظ سے انتہائی وسیع زبان ہے اور ایک مفسر کے لئے عربی لغت سے واقفیت بہت ضروری ہے۔ تفسیر انوار البیان میں بھی مولانا صاحب نے عربی لغات کا ایک ذخیرہ جمع کر دیا ہے انتہائی آسان انداز میں الفاظ کی لغوی تشریح کی گئی ہے۔ پہلے قرآنی لفظ کو لاتے ہیں اس کے بعد اس کا مادہ بیان کرتے ہیں پھر اس کا جمع کا صیغہ بھی بیان کر دیتے ہیں اور آخر میں اردو زبان کے قریب ترین معنی کو بیان کرتے ہوئے اس کی تشریح کرتے ہیں جیسے سورۃ بقرۃ کی آیت "هُدًى لِلْمُتَّقِينَ"[51] کی لغوی تشریح میں لفظ متقین کی بحث لکھتے ہیں: "لفظ اتقاء (جس سے متقی کا معنی ماخوذ ہے اور اس کی جمع متقین ہے) اس کا معنٰی بچنے کا ہے اور ڈرنے کے معنی میں بھی لیا جاتا ہے۔ لفظ تقوٰی اور اتقاء دونوں کا مادہ ایک ہی ہے۔ شرک اور کفر

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

سے بچنااور ایمان قبول کر کے چھوٹے بڑے گناہوں سے بچنااور مزید ترقی کر کے مشتبہات سے بچنااور اپنے باطن کو صرف ذاتِ حق تعالیٰ شانہ میں مشغول رکھنااور اسی کی طرف متوجہ رہنا یہ سب تقوٰی میں آتا ہے"[52]

اسی طرح سورۃ زخرف کی آیت "وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ" [53] کی لغوی تشریح اس طرح کرتے ہیں: "لفظ "يَعْشُ" عشٰی یعشوا سے یدعوا کے وزن پر مضارع کا صیغہ ہے من شرطیہ داخل ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے جس کی وجہ سے واؤ حذف ہو گیا ہے۔ اس کا لغوی معنٰی یہ ہے کہ آنکھوں میں کوئی بیماری نہ ہو تب بھی نظر نہ آئے اور بعض حضرات نے اس کا یہ معنٰی بتایا ہے نظر کمزور ہو جائے جس سے اچھی طرح نظر نہ آئے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے لوگوں کے پاس حق آیا اللہ کی طرف سے نصیحت آئی یعنی انھوں نے قرآن کو سنا اور سمجھا لیکن قصدا اور ارادۃ اس کی طرف سے اندھے بن گئے۔"[54]

10۔ مراجع کی نشاندہی کرنا:

تفسیر انوار البیان میں آیات کی تفسیر کرتے ہوئے مفسر نے مصادر و مراجع کی نشاندہی بھی کی ہے تاکہ قاری اگر مصادر اصلیہ کی طرف رجوع کرنا چاہے تو آسانی سے ان تک پہنچ سکے اور براہِ راست استفادہ کر سکے۔ اس لئے اکثر مؤلفین کے نام یا پھر کتب کے نام مع جلد نمبر و صفحہ بیان کر دیتے ہیں۔ مثلا سورۃ بقرۃ کی آیت نمبر 97 "قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ" [55] میں لکھتے ہیں: "یہودیوں کو جب معلوم ہوا کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ جبریل علیہ السلام وحی لاتے ہیں تو کہنے لگے کہ جبریل تو ہمارا دشمن ہے کیونکہ وہ سخت احکام لاتا ہے۔ اور ہم اس کتاب کو نہیں مانتے جو جبریل کے ذریعے نازل ہوئی ہے اور وہ عذاب بھی لاتا رہا ہے لھٰذا اگر میکائیل وحی لانے والے ہوتے تو ہم محمد ﷺ کا اتباع کر لیتے کیونکہ وہ رحمت اور بارش لانے والے ہیں۔" آگے قوسین میں مرجع کی نشاندہی اس طرح کی ہے "(ابنِ کثیر ص 120 ج 1)"[56]

اور بعض اوقات محض عربی عبارت پیش کرتے ہیں۔ مثلا

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

" بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَنْ يُنَزِّلَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَى غَضَبٍ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ "[57]

کی تفسیر میں لکھتے ہیں "کہ لفظ اشتروا کے بارے میں مفسر بیضاوی لکھتے ہیں: " ومعناہ باعوا، أو اشتروا بحسب ظنھم "[58]

11۔ شانِ نزول کا بیان:

شانِ نزول سے مراد وہ اسباب وواقعات ہیں جو کسی آیتِ مبارکہ یا سورۃ مبارکہ کے نازل ہونے کا سبب بنے۔ کسی بھی مفسر کی تفسیر اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ اس فن کی مکمل آگہی نہ رکھتا ہو۔

صاحبِ انوار البیان نے بھی اپنی اس تفسیر میں شان نزول کو بیان کرنے کا بہترین اہتمام کیا ہے۔ مثلاً سورہ بقرۃ کی آیت "وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ"[59] کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "ابنِ صوریا یہودی نے حضرت سرورِ عالم ﷺ سے کہا کہ اے محمد ﷺ کوئی ایسی چیز آپ نہیں لائے جسے ہم پہچانتے ہوتے اور نہ آپ کے پاس ایسی کوئی کھلی ہوئی دلیل ہے جس کی وجہ سے ہم آپ کا اتباع کر لیں۔ اس کی تردید میں اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم نے اے محمد ﷺ تمہاری طرف واضح آیات نازل فرمائیں ہیں جو آیاتِ بینات ہیں۔"[60]

ایسے ہی سورۃ الکوثر کے شانِ نزول کے بارے میں فرماتے ہیں: "تفسیر کی کتابوں میں لکھا ہے کہ عاص بن وائل جب رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کرتا تھا تو کہتا تھا کہ ان کو انکے حال پر چھوڑ دو انکے آل واولاد تو ہے نہیں موت کے بعد ان کا ذکر وفکر ختم ہو جائے گا اس پر سورۃ الکوثر نازل ہوئی اس میں بتادیا کہ آپ ﷺ کا ذکر اللہ تعالیٰ بہت بڑھائے گا۔ جو شخص آپ ﷺ سے دشمنی کرنے والا ہے وہ ہی بے نام ونشان رہ جائے گا۔"[61]

12۔ شعر وشاعری سے مبراء:

اکثر مفسرین تفسیر بیان کرتے ہوئے مختلف شعراء کا کلام موضوع کی مناسبت سے بیان کر دیتے ہیں۔ یا پھر اشعار کو بطور استشہاد پیش کرتے ہیں۔ اگرچہ اشعار سے استشہاد کرنا غلط نہیں ہے بلکہ یہ بھی علوم تفسیر کا حصہ ہے، لیکن مولانا عاشق الٰہی صاحب نے اپنے تفسیر میں کہیں بھی اشعار کو نہ تو بطور استشہاد پیش کیا ہے اور نہ

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

جملوں کی زیب وزینت بڑھانے کے لئے اشعار کا استعمال کیا ہے۔ بلکہ آپ کی یہ تفسیر اشعار سے بالکل مبراء ہے۔

13۔ نسخ کا بیان:

نسخ کے معنٰی مٹانے کے ہیں۔ ناسخ کی اصطلاح ان آیات کے لئے استعمال ہوتی ہے جنکی وجہ سے پہلی آیت کو عملاً یا تلاوتاً منسوخ کیا جاتا ہے، اور منسوخ سے مراد وہ آیات ہیں جن پر عمل یا تلاوت کرنا جائز نہیں۔ دراصل نسخ دو طرح سے ہوُا ہے کچھ آیات ایسی ہیں جنہیں تلاوت سے منسوخ کردیا گیا ہے لیکن ان کا حکم باقی ہے۔ جیسے آیتِ رجم۔ جبکہ کچھ آیات ایسی ہیں کہ جن کی تلاوت تو باقی رکھی گئی لیکن ان پر عمل منسوخ کردیا گیا۔ ان کی تعداد میں اختلاف ہے۔ مفسرین عظام نے جب بھی قرآن کی تفسیر بیان کی تو علمِ نسخ کو بھی بیان کیا لیکن بیان کرنے کا طریقہ ہر ایک کا الگ ہے۔ مولانا عاشق الٰہی صاحب نے بھی ایسی آیات کی نشاندہی کی ہے جن کا حکم منسوخ ہو چکا ہے لیکن آپ محض حکم بتاتے ہیں منسوخ آیت کی ناسخ کو ذکر کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ مثلاً سورۃ البقرۃ کی آیت "كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ "[62] کی تفسیر بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: "اس آیت کریمہ میں والدین اور قرابت داروں کے لئے مال کی وصیت کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ جب کسی کی موت کے آثار معلوم ہونے لگیں تو وصیت کردے۔ مفسرین نے فرمایا ہے کہ اس وصیت کی فرضیت میراث کے حصے مقرر ہونے کے بعد منسوخ ہو چکی ہے۔ والدین وارثوں میں شامل ہیں۔ جن کے حصے سورہ نساء کے دوسرے رکوع میں مذکور ہیں اور وارث کے لئے وصیت جائز نہیں۔"[63]

خلاصۂ کلام:

تفسیر انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن کا شمار اردو زبان کی معتبر ترین تفاسیر میں ہوتا ہے یہ اردو زبان کا ایک ایسا قیمتی سرمایۂ علم ہے جو اپنی جامعیت، وسعت اور مختلف علوم وفنون کے مجموعے کی بناء پر علماء اور عوام دونوں میں بے حد مقبول ہے اور اس میں مفسر نے انتہائی جدوجہد سے کام لیتے ہوئے اردو زبان میں تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے محمود کا انتہائی خوبصورت امتزاج پیش کیا ہے جس میں بے حد احتیاط سے تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالحدیث، تفسیر اقرآن باقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم، تفسیر القرآن باقوال تابعین نیز استنباطِ احکام، صرفی و نحوی بحث، تشریحِ لغات اور سلف و خلف مفسرین کی آراء کو پیش کیا گیا ہے۔ انہی

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

خصوصیات کی بناءپر یہ کتاب اپنے وقتِ تصنیف سے لے کر آج تک نہ صرف دینی مدارس میں بلکہ یونیورسٹیز کے محققین میں بھی بے حد مقبول و معروف ہے۔اور عوام خواص،سب اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

[1]۔ حجر،9:15۔

[2]۔ مفتی عبدالرحمٰن کوثر مدنی، یادگار صالحین، www.elmedeen.com ص:52۔
http://www.elmedeen.com/read-book-5186

[3]۔ایضا،ص:51

[4]۔ایضا۔ص:54۔55

[5]۔ مفتی عبدالرحمٰن کوثر مدنی، یادگار صالحین، ص:٦٩

[6]۔ایضا،57۔

[7]ایضا،68۔69۔

[8]۔ایضا،ص:407۔

[9]۔ایضا،ص:69۔

[10]ایضا،ص:75۔

[11]۔ur.wikipedia.org/wik

[12]۔ مفتی عبدالرحمٰن کوثر مدنی، صالحین،، ص:٥٠١

[13]۔ایضا،ص:507۔

[14]۔ فاتحہ،7:1۔

[15]۔ نساء،69:4۔

[16]۔ مولانا محمد عاشق الٰہی برنی بلند شہری، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، پاکستان، لاہور، مکتبۃ العلم اردو بازار، س۔ت۔ن، 34/1۔

[17]۔بقرۃ۔2:119۔

[18]۔ رعد،40:13۔

[19]۔غاشیۃ،88:21۔22۔

[20]۔ نحل،44:16۔

[21]۔بقرۃ،238:2۔

[22]۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، 374/1۔

[23]۔ایضا 374/1۔

[24]۔بقرۃ،240:2۔

[25]۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن 375/1۔

[26]۔بقرۃ،115:2۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

27۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، 1/163۔164۔
28۔ نساء، 4:43۔
29۔ کافرون، 109:1۔
30۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، 1/682۔683۔
31۔ نساء، 4:43۔
32۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، 1/683۔
33۔ بقرۃ، 2:238۔
34۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، 1/374۔
35۔ بقرۃ، 2:115۔
36۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، 1/163۔
37۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن 1، /30۔
38۔ نساء، 4:43۔
39۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، /683۔
40۔ بقرۃ، 2:120۔
41۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، 1/172۔
42۔ ایضا، 1/370۔
43۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، 1/258۔
44۔ بقرۃ، 2:253۔
45۔ ایضا، 1/387۔
46۔ کوثر، 108:3۔
47۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، 5/721۔
48۔ قارعۃ، 101:9۔
49۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، 5/693۔
50۔ ایضا
51۔ بقرۃ، 2:2۔
52۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، 1/40۔
53۔ زخرف، 43:36۔
54۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، 5/59۔
55۔ البقراہ: 2:97۔
56۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، 1/136۔
57۔ البقرۃ: 2: 90۔
58 مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، 1/132۔
59۔ البقرۃ: 2:99۔
60۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن 1/137۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

[61]۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، 720/5۔

[62]۔ البقرۃ:2:180۔

[63]۔ مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشفِ اسرار القرآن، 267/1۔

@ 2017 by the author, Licensee University of Chitral, Journal of Religious Studies. This article is an open access article distributed under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC BY) (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).